www.oqasa.org

حکمرانوں ،سیاستدانوں اور انکے اعلیٰ عھدیداروں کے سرکاری سفر اور انکے اخراجات اور اصل محرکات

عنایت اللہ

ا۔ اینٹی کرپچن جمہوریت مادہ پرست اور اقتدار پرست سیاسی دانشوروں کا تیار کیا ہوا مغربی ممالک کا ایک ایسا ضابطہ حیات ہے، جس کے ممبران کا چناؤ الیکشن کے ذریعہ ہوتا ہے، الیکشن ایک ایسے طبقہ کا کھیل ہے جسکے پاس الیکشن لڑنے کے شاہی اخراجات، اعلیٰ وسائل، دولت، معاشرے میں اعلیٰ مقام، تھانے، کچہریں اور سرکاری محکموں میں رسائی اور اثر و رسوخ ہوتا ہے۔ معاشرے میں اس طبقہ کی پہچان جاگیردار اور سرمایہ دار کے ناموں سے ہوتی ہے، اسطرح وہ اپنے حلقہ انتخاب میں ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر الیکشن جیت کر اپنے اپنے علاقہ کے نمائندگان، یونین کونسل کے ممبران سے لیکر ضلعی ناظموں تک، ایم پی اے سے لیکر ایم این اے کے اسمبلی ممبران تک اور سینٹ کے اعلیٰ ادارے تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، الیکشن ذریعہ اقتدار اور حکومت ہے، جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے حصہ لیتے ہیں، جنکے ووٹ تعداد میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں وہ الیکشن جیت کر ممبر بن جاتے ہیں، جس سیاسی جماعت کے ممبران کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہ سیاسی جماعت ملک میں ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر حکومت بناتی ہے۔ حکومت بنانے کیلئے ضلعی، صوبائی اور وفاقی اسمبلیوں کے ممبران آپس میں بیٹھ کر ناظم، وزیر و مشیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا چناؤ کر لیتے ہیں۔ ملک کے یہ خادم، ملت کے یہ کرپچن جمہوریت کی مغربی سیاست کے رہنما! مسلم امہ کے یہ میر کارواں! محکوم اور مقید ملت کے یہ ہدی خواں! ملک کے سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کے حقوق کے محافظ، ملکی وسائل، ملکی دولت، اور ملکی امانتوں کے یہ امین بن جاتے ہیں، وہ ملک و ملت کی امانتوں اور انکے حقوق کے تحفظ کا طیب فریضہ ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ اس اینٹی کرپچن جمہوریت الیکشن جیتنے اور منتخب ہونے کے بعد انکے یہ فرائض بنتے ہیں کہ دین محمدی ﷺ کے مطابق وہ ملک میں امانت و دیانت، اعتدال و مساوات قائم کریں، ایسا نظام اور سسٹم رائج کریں جس سے فرد سے لیکر افراد تک کے حقوق کا تحفظ ہو سکے، عوام الناس عدل و انصاف کا جام پی سکیں۔!

اینٹی کرپچن جمہوریت میں جو لوگ معاشی استطاعت اور معاشرتی اعلیٰ مقام، تھانے، کچہریوں اور سرکاری محکموں میں رسائی اور اثر و رسوخ رکھتے ہیں وہی لوگ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ معاشرے میں اس طبقہ کی پہچان تاجر، صنعت کار، سمگلر، زمین مافیہ، جاگیردار اور سرمایہ دار کے ناموں سے ہوتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے اپنے حلقہ انتخاب میں ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر الیکشن جیت کر اپنے اپنے علاقہ کے نمائندگان، ضلعی ناظموں سے لیکر اسمبلیوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ الیکشن ذریعہ اقتدار اور حکومت ہے جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے حصہ لیتے ہیں جنکے ووٹ تعداد میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں وہ الیکشن جیت کر ممبر بن جاتے ہیں۔ جس سیاسی جماعت کے ممبران کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہ سیاسی جماعت ملک میں ضلعی، صوبائی اور مرکزی سطح پر حکومت بناتی ہے۔ حکومت بنانے کیلئے ضلعی، صوبائی اور وفاقی اسمبلیوں کے ممبران آپس میں بیٹھ کر ناظم، وزیر، مشیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدر کا چناؤ بذریعہ ہارس ٹریڈنگ کر لیتے ہیں۔ ملک کے یہ خادم، ملت کے اینٹی کرپچن جمہوریت کی سیاست کے رہنما! مسلم امہ کے یہ میر کارواں! محکوم اور بھٹکائی ہوئی، مجبور و مظلوم ملت کے یہ ہدی خواں! ملک کے سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کے حقوق کے محافظ، ملکی وسائل، ملکی دولت، ملکی خزانہ اور دینی نظریات کی امانتوں کے یہ امین بن جاتے ہیں۔ وہ ملک و ملت کی مادی اور مذہبی امانتوں اور انکے کے حقوق کے تحفظ کا طیب فریضہ ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ الیکشن جیتنے اور منتخب ہونے کے بعد:۔

الف۔ انکا یہ بنیادی فرض بنتا ہے کہ وہ ملت کو سادہ، سلیس، مختصر دینی زندگی کے نظام حیات سے متعارف کرائیں۔ انہی بنیادوں پر اسکی تربیت کریں، خود بھی اسکی پابندی کریں اور ملت کو بھی اسکا پابند بنائیں۔ تاکہ ملک و ملت میں طبقاتی تصرفانہ زندگی کا نظام متعارف نہ ہو اور کسی قسم کا معاشی فساد یا ہیجان پیدا نہ ہو سکے۔

ب۔ انکا فرض بنتا ہے کہ وزیروں، مشیروں، سفیروں اور افسر شاہی، منصف شاہی اور نوکر شاہی کی تعداد کم سے کم مقرر کریں اور ضروریات حیات ایک کسان ایک مزدور، ایک ہنر مند کے مطابق اور مساوی ہوں جو ملی خزانہ پر بوجھ نہ ہو، زیادہ تر افراد کو زراعت، ٹیکنیکل فیلڈ اور صنعتی ترقی کے ٹیکنیکل علوم، تجارت کی تعلیمات سے آراستہ کریں، محنت و کوشش کا شعور عطا کریں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ ان سرکاری اہلکاروں کے طبقاتی شاہانہ بود و باش اور تصرفانہ اخراجات کو ختم کرنا اور ایک عام کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس کے بنیادی لوازمات حیات کے مطابق ایک جیسی ضروریات مہیا کرنا اور ملک میں اعتدال و مساوات کے نظام کو قائم کرنا انکا فرض بنتا ہے۔

پ۔ انکا فرض بنتا ہے کہ وہ ملی خزانہ سے سرکاری شاہی محلوں اور ذاتی تاج محلوں کو سنگ مرمر اور قیمتی پتھروں کے نگینوں کے جڑنے کے کلچر کو ختم کریں۔ ملی دولت، وسائل اور خزانہ کو مٹی اور گارے میں نہ چنوائیں اور نہ غرق کریں۔ ان ملکی وسائل کو انڈسٹری اور زراعت پر خرچ کریں، صنعت اور زراعت کے فیلڈ کو چلانے والے بہترین ہنر مند تیار کریں اور ملکی مصنوعات کو بڑھائیں، ذرائع آمدن کو بہتر بنائیں، سرکاری ملازمین اور انکے کرپٹ نظام، انکی طبقاتی معاشی اور معاشرتی اجارہ داری اور شاہانہ بود و باش اور کرپشن کے سسٹم کو ختم

کریں ۔ملک کے ذرائع آمدن کو بڑھائیں، کفایت شعاری سے کام لیں اور ملت کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔

ت ۔حکمران اپنے کردار کی صفات کو ملت کے سامنے ایسا پیش کریں کہ ان سے صداقت کی قندیلیں روشن ہوسکیں ۔لیکن بدقسمتی سے اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام حکومت کو چلانے والے ان ملکی سیاستدانوں، دینی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور حکمرانوں نے تو ملک میں اُت مچادی ہے جن سے دین محمدی ﷺ اور دینی صداقتوں کے چراغ گل ہو چکے ہیں ۔انہوں نے ملت کے سولہ کروڑ مسلمانوں کے فرزندان پر مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت اور اسکے ضابطہ حیات کی دین اور دینی ضابطہ حیات پر سرکاری بالا دستی قائم کرکے اینٹی کرسچن جمہوریت کے ضابطہ حیات کی حکمرانی مسلط کر رکھی ہے۔مسلمانوں کو انکے دین کے ضابطہ حیات، تعلیمات اور اسکی حدود وقیود سے سرکاری طور پر الگ اور محروم کر چکے ہیں جو ایک بہت بڑا المیہ ہے، جس سے ملت کا دینی کردار و تشخص نایاب ہو چکا ہے۔

ٹ ۔ان مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت کے کرپٹ نظام اور سسٹم کے جرائم پیشہ سیاستدانوں اور حکمرانوں کی زمین روز دنیا ہر قانون سے بالا اور محفوظ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ جب چاہیں ان کی فیملیاں اور خود بیمار ہو جائیں ۔ڈاکٹروں کے مشورے اور ہدایات جب چاہیں ۔اور جن ڈاکٹروں سے چاہیں ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کر کے بیرون ملک علاج معالجے یعنی سیر و تفریح، خرید و فروخت اور کاروبار کیلئے سرکاری اخراجات پر لندن، پیرس، امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک میں چیک اپ کروانے اور علاج کروانے کے بہانے لوٹا ہوا مال انکے بینکوں میں جمع کروانے، محل نما ریذیڈنس خریدنے اور ذاتی کارخانے اور کاروباری ادارے قائم کرنے چلے جائیں ۔اس طریقہ کار سے کروڑوں، اربوں روپے حکومت کے خزانے سے لوٹ کر اس طرح ہضم کرتے جا رہے ہیں، جیسے شیر مادر۔ ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک انکے بیرون ممالک سیر و تفریح اور میڈیکل کے اخراجات، بنکوں کے حسابات، کارخانوں کی تعداد، محلوں کی گنتی، کاروباروں کی فہرست تو اہل پاکستان کے عوام کو بتادو۔اسکے علاوہ سرکاری اخراجات پر بیرون ممالک آنے جانے کے حسابات جو انکے نجی کاموں کو سرکاری فرائض کا حصہ سمجھا جاتا ہے وہ تو ملت کو بتادو۔ یہ کیسے بتائیں !۔اس حمام میں تو سبھی ننگے ہیں۔

ث ۔ یہ کون سی مخلوق ہے جس پر غریبوں بے کسوں، یتیموں بیواؤں، محتاجوں ناداروں کی زکوۃ اور خیرات کی رقمیں واجب الاستعمال ہیں ۔کیا حکومت وقت یہ مناسب سمجھے گی کہ وہ ان تمام حکمرانوں اور تمام سیاستدانوں کی لسٹ شائع کردے۔ جنہوں نے گورنمنٹ کے فنڈ سے علاج معالجے کروائے، اپنی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے اور بڑے بڑے تجارتی ادارے بیرون ممالک قائم کیئے، وہ اپنی سرکاری حیثیت سے مختلف نوعیت کے دورے بنا کر بیرون ممالک آتے جاتے رہے۔ان کے اخراجات کی تفصیلی رپورٹ شائع کریں۔ تاکہ ان بیماروں، ناداروں اور محتاجوں، عیاشوں اور ملکی اور ملی رہزنوں کا پتہ چل سکے۔ کہ انکی ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، کاروبار، شاہی محل کہاں کہاں ہیں ۔ ہر قسم کے وسائل اور شاہانہ تصرفانہ زندگی کے لوازمات اور یہ تمام قیمتی ملکیتیں اندرون اور بیرون ممالک انہوں نے کیسے حاصل کیں۔

ج ۔ یہ کتنی حیران کن بات ہے کہ ملک میں گورنمنٹ کے نچلے درجے کے شودر ملازمین اور مستحق ۹۹ فیصد ملکی عوام کو تو ہسپتالوں میں ضروری ادویات تک میسر نہ ہوں ۔اور دوسری طرف ان کروڑ اور ارب پتیوں کو ملک کے اندر اور بیرون ممالک انکی عیاشیوں کے لئے غیر اخلاقی، استحصالی سہولتیں میسر ہوتی آ رہی ہوں۔

چ ۔ یہ کیسا مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت کا ضابطہ انصاف ہے جو ملک وملت پر مسلط ہے کہ ملک کے سولہ کروڑ عوام تو کسمپرسی کی حالت میں سسک سسک کر زندگی گذاریں ۔ ضروریات حیات کی نایابی کی بنا پر خودکشیاں کرنے پر مجبور اور یہ اندرون اور بیرون ممالک بینکوں میں بے حساب ڈالر جمع کرواتے جائیں ۔کارخانے، ملیں، فیکٹریاں، کوٹھیاں، محل، کاریں، کاروبار پھیلاتے جائیں ۔ یہ معاشی دہشت گرد کون ہیں !۔جنہوں نے جمہوریت کی آڑ میں ملت کی معاشی طاقت چھین رکھی ہے اور ملی وحدت کو ختم کر کے سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ان کو زندہ باد، مردہ باد کے نعروں میں پھنسا رکھا ہے۔اس غاصب نظام اور سسٹم کی محکومی سے نجات حاصل کرنا تمام اہل وطن کا حق بنتا ہے۔

مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت اور اسکا الیکشن کا نظام کتنا غاصبانہ، آمرانہ اور ظالمانہ ہے۔کہ ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر ہیں تو دس جماعتوں کے امیدوار برائے الیکشن کھڑے ہوتے ہیں ۔ووٹ تمام جماعتوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں ۔ایک جاگیردار، ایک سرمایہ دار، ایک آمر، دولت، وسائل اور حکومتی نظام میں ذاتی تعلق اور طاقت کی بنا پر ہر قسم کی دھاندلی کرنے پر فوقیت رکھتا ہے اور بارہ ہزار ووٹ لیکر جیت جاتا ہے تو وہ اس انتخابی حلقہ کا منتخب نمائندہ کیسے بن سکتا ہے جبکہ اٹھاسی ہزار ووٹر اسکے خلاف مختلف جماعتوں سے منسلک ہیں ۔اینٹی کرسچن جمہوریت کے ایسے طریقہ انتخاب میں ان جاگیرداروں اور سرمایہ داروں اور بدترین آمروں کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت نمرود، فرعون، یزید کے مکتبہ فکر کے دانشمندوں کا طریقہ حکمرانی ہے۔جسکو ختم کرنا اور دین محمدی ﷺ کا شورائی جمہوری نظام جو پیغمبر خدا ﷺ کے الہامی، روحانی نظریات، ضابطہ حیات، نظام حیات اور طرز حیات کا بنی نوع انسان کیلئے ایک فلاحی راستہ ہے اسکو رائج کرنا مسلم امہ کی ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔

ح ۔ ملک میں رائج الوقت مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت کی سیاسی جماعتوں پر یہی ملکی، ملی، معاشی رہزن جاگیردار، معاشی قاتل سرمایہ دار، اور ظالم، غاصب وڈیرے اور دین کش دینی جماعتوں کے دینی منافق قابض ہیں ۔اب ورکروں اور سیاست میں دلچسپی رکھنے والے نیک دل، پاکیزہ دامن، طیب فطرت، پرہیزگاروں، صاحب شعور لوگوں اور دینی اہلیت کے وارثوں کو اس پر غور کر لینا چاہیے۔ کہ ملک میں اتنی بڑی تفاوت، عدم مساوات اور طبقات تیار کرنے کا یہ گھناؤنا کھیل ملک میں رائج رکھنا ہے یا اس دل سوز دردناک تباہ

کن غیر اسلامی عدل کش جمہوریت کے طریقہ کار کو ہمیشہ کے لئے الوداع کرتا ہے۔

۲۔ یہ رئیس زادوں، نواب زادوں، اور خان بہادروں کی بگڑی ہوئی اولادیں یا دینی جماعتوں کے دین کش اینٹی کرسچن جمہوریت کی سیاست کے دینی رہزن فضول خرچیوں، شاہ خرچیوں، بے پناہ سہولتوں اور شاہی محلوں اور سرکاری عشرت کدوں کی ٹھاٹھ اور بادشاہی نظام میں پلنے اور ابھرنے والا مذہبی طبقہ جب حکومت کے پینل میں شامل ہوتا ہے۔ان کے پاس غریب عوام یا غریب انسانوں اور دین کی سرکاری بالادستی کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے۔ وہ اسی نظام کا حصہ بن کر رہ جاتے ہیں۔

۳۔ سیاستدان اور حکمران ملکی خزانہ اور وسائل کو بیدردی اور بے رحمی سے روزمرہ کے غیر ضروری اور نامناسب وافر اور فضول اخراجات کے ذریعے مقروض ملک کی معیشت کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ان کے سرکاری فنکشن (Function) ان کے پروٹوکول یعنی باادب باملاحظہ ہوشیار کے اربوں کے اخراجات ان کے ان ناجائز فنکشنوں پر مدعوئین کی فوج اور انتظامیہ کی حاضری۔ یہ تمام عمل، وقت کا ضیاع، سرکاری گاڑیوں انکے پٹرول اور ملی دولت کے ناقابل تلافی نقصان کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ آتش بازیاں، یہ ناچ گانے، یہ محفلیں، یہ سیاسی اداکاریاں، یہ شہرت اور عزت حاصل کرنے کے طریقے، یہ یوم تکبیر منانے کا رواج اور اس کی تشہیر پر بے پناہ اخراجات، ملک میں آئے دن ایسے فنکشنوں کی بھرمار، ہر حکومت وقت کے منچلوں کا دستور بن چکا ہے۔

۴۔ وزیروں، مشیروں کی غیر ضروری تعداد اور انکے ساتھ منسلک سرکاری اعلیٰ عہدیداروں کی افواج ملکی معیشت کو کینسر کی طرح چمٹ چکے ہیں۔انکی مصروفیات وقت اور دولت کے ضیاع کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس قسم کے کلچر اور روایات پر سالانہ کیا اخراجات آتے ہیں۔ اور ان اخراجات کا تمام بوجھ ملک اور سولہ کروڑ عوام کے کندھوں پر ہوتا ہے نہ کہ ان حکمرانوں پر۔ ملک کی ترقی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، وزیروں، مشیروں، سفیروں کے پھیلاؤ کا نام نہیں۔ اس قسم کے غیر ضروری اخراجات کا ذمہ دار کون ہے۔ وقت کے حکمرانوں کو ملکی خزانہ کی امانتوں کو ایسے تمام فضول اخراجات کا فوری طور پر خاتمہ کرنا ہوگا۔ انکے اخراجات ایک کسان ایک محنت کش سے زائد کیوں! انکا معاشی حصہ سولہ کروڑ عوام کے تناسب سے جاری ہونا ضروری ہے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کا کلچر مذہب کے ضابطہ حیات اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے قانون و نظام کو کچلتا ہے۔ عدل کو قائم رکھنا معاشرے کی ایک افضل ترین عبادت ہے جسکو یہ روندتے جا رہے ہیں۔

۶۔ وزیروں، مشیروں، کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ ملکی خزانہ یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، محتاجوں، ناداروں، ضعیفوں اور سولہ کروڑ غریب اور مفلوک الحال عوام کی امانت ہے۔ نا کہ ان کی خاندانی وراثت۔ ملت نے انکو ملی خزانہ کی چابیاں اس لئے تو نہیں دی تھیں کہ وہ ایسے غیر ضروری اخراجات کی بھینٹ چڑھا دیں۔ یہ کیسے جمہوریت کے نظام حکومت کے نمائندے اور حکمران ہیں جو ملکی وسائل، دولت اور خزانہ کی امانتوں کو بڑی بے رحمی سے جلاتے جا رہے ہیں۔ یہ کس قانون اور ضابطے کے مطابق اسمبلیوں میں بیٹھ کر یہ غیر عادلانہ اخراجات، یہ غاصبانہ تفاوتی شاہ خرچیوں کی دہشت گردی کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ آئی ایم ایف کے قرضے اسلئے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کہ پہلے قرضوں کی قسطیں ادا کی جا سکیں۔ اور ملک ڈیفالٹر کی لسٹ میں نہ آجائے۔ کیا یہ تمام قرضے ملک وملت کیلئے سود در سود کا بے پناہ اضافہ اور ملت پر عذاب نہیں بنے جاتے۔ اس وقت بھی اہل وطن چالیس ارب ڈالرز کے مقروض ہیں۔ ساڑھے نو ارب کی کثیر رقم پچھلے تین سالوں میں اسکا سود ادا کیا گیا ہے۔ عوام الناس پر منگائی کا اژدہا، بجلی، پانی، گیس، ٹیلیفون کے بلوں اور ٹیکسوں کے اضافی بوجھ کے شکنجوں کی گرفت خطرناک حد تک جان لیوا عذاب ہے یا ریلیف ہے۔ موجودہ حکومت کو بھی اپنے حاصل کیے ہوئے قرضوں کی لسٹ شائع کرنی چاہیے تا کہ صحیح صورت حال سامنے آسکے اس قسم کے حالات میں ایسی عیاشیوں، شاہ خرچیوں، فضول خرچیوں اور تفاوتی، طبقاتی معاشی تباہی کا کون ذمہ دار ہے۔ انکی ان پالیسیوں کی بنا پر مہنگائی کا خوفناک اژدہا دن بدن بڑھتا، طاقت ور، جان لیوا، عوام الناس کی معاشی ہڈیاں، پسلیاں چبائے اور ان کو نگلنے کے قریب ترین پہنچ چکا ہے۔ ان عقل کے اندھوں اور معاشی قاتلوں کے نظام اور سسٹم کے عذاب سے ملک وملت کو نجات دلانا۔ اور ان کی گرفت سے چھڑانے کا صرف ایک اور ایک ہی راستہ ہے۔

۷۔ وہ دین اسلام کا راستہ ہے۔ جس میں نہ امیر المومنین نہ مجلس شوریٰ کا کوئی رکن ایسی شاہ خرچیوں، بے ضابطگیوں، اور بدتماشیوں کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ یہ سب قرضے ملک کو نہیں بلکہ اپنی سیاسی پوزیشن اور حکومت کو مضبوط بنانے، نجی لوٹ مار کرنے اور عیش و عشرت کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے حاصل کیے جاتے ہیں۔ جب ایک حکومت چلی جاتی ہے۔ تو آنے والی حکومت ان کی طرح یہی کہتی ہے کہ ملک کی معاشی حالت بڑی نازک اور خراب ہے۔ ملک قرضوں میں جکڑا پڑا ہے۔ اسکی معاشی صحت دم توڑ رہی ہے۔ وہ بھی پہلی حکومتوں کی طرح عوام الناس پر مزید ٹیکسوں کا بوجھ ڈال کر ملکی حالات کو سنوارتی ہوئی اور اپنی اپنی نجی زندگی کو سرکاری خزانے اور آئی ایم ایف کے قرضوں کی لوٹ کھسوٹ سے اپنی معاشی طاقت محفوظ کر کے آگے چلتی بنتی ہے

۸۔ آج تک ملک کے ان اینٹی کرسچن جمہوریت کے باطل قوانین اور بدکردار حکمرانوں کو نہ کوئی روکنے والا اور نہ ہی کوئی پوچھنے والا اور نہ ہی اسکا تدارک کرنے والا نصیب ہوا ہے۔ محکوم اور بے بس عوام الناس کو مہنگائی، بلوں اور ٹیکسوں کے جان لیوا ناسور میں اینٹی کرسچن جمہوریت کے باطل نظریات کے غاصب سیاسی کھلاڑی مبتلا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اہل دل، اہل قلم، اہل درد، لکھاریو! اخبار نویسو اور عزیز طالب علموں! ۔ تم ملک وملت کا ایک ایسا قیمتی اثاثہ ہو۔ جو ملک میں حکومتیں ختم کرنے اور قائم کرنے کا رول ادا کرتے

چلے آرہے ہو۔آپ خود تو ذاتی طور پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشاں نہیں ہوتے۔لیکن آپ ان بدمعاش، بدقماش، سیاست دانوں کے زوال اور اقتدار کا سبب ضرور بنتے چلے آرہے ہو۔آپ نے آج تک ملکی سیاستدانوں کے لئے بڑی بڑی جنگیں لڑیں۔میری دعا ہے کہ اب آپ لوگ اس حقیقت سے پوری طرح واقف اور آشنا ہو چکے ہیں۔کہ یہ جاگیر دار اور سرمایہ دار طبقہ ملک میں صرف آٹھ دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔جنہوں نے اس ملک، اس دھرتی، ملت کو معاشیات کے عبرتناک حالات وواقعات سے دوچار کر رکھا ہے۔ملک کی حاکمیت انکے پاس ہے اور اہل وطن انکی محکومی انکے نظام اور سسٹم کے شکنجے میں تڑپتے اور بے جان ہوتے جا رہے ہیں۔

۹۔اب اگر آپ لوگ اس بیماری کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو حکومت نہ بدلوائیں، بلکہ ان سے اینٹی کرسچن جمہوریت اور اسکا نظام اور سسٹم بدلوائیں۔مسلم امہ کے فرزندان کو کرسچن جمہوریت اور شورائی جمہوری نظام کی آگاہی اور عوام الناس کی رہنمائی فرمائیں۔اور ان کو ان کی حرکات وسکنات، انکے عدل کش معاشی اور معاشرتی نظام اور سسٹم اور ان سیاستدانوں کی بالادستی کی تباہ کاریوں سے آگاہ کریں اور انکے احتساب کا عمل جاری کریں۔یہ بچ کر نکل نہ سکیں۔آپ جماعتوں میں تقسیم نہ ہوں، یہ تمام سیاستدان ایک ہی کڑوے، بدمزہ، اور مہلک جان لیوا اینٹی کرسچن جمہوریت کے درخت کے پھل ہیں۔آپ کی سوچ اور عمل اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا رول بڑے احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔اہل وطن مسلمانوں اور انکی نسلوں کی نجات اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے میں مضمر ہے۔نہ کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطہ حیات کی بغاوت میں۔اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔امین

۱۰۔پاکستان میں چار مرتبہ مارشل لا نافذ ہو چکا ہے۔چاروں فوجی سربراہوں کو اسی اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام حکومت کے سائے تلے اپنی زندگی کے سانس بڑی اذیت سے پورے کرنے پڑے۔فوج کسی بھی ملک کا ایک بہترین انمول سرمایہ اور منظم ادارہ ہوتا ہے۔جنرل ایوب صاحب نے اپنے ساتھ ملک کے تمام نواب کالے باغ، سفید باغ، جاگیردار، سرمایہ دار ملا کر اپنا وقت گذارا۔جنرل یحییٰ خان نے اسی اینٹی کرسچن جمہوریت کے الیکشن کروائے اور مشرقی پاکستان الگ کروا دیا، جنرل ضیاالحق صاحب نے بھی اسی حکمت عملی سے کام لیا۔انکو اسلام کی اتنی سمجھ آئی کہ انہوں نے مسجدیں بنوائیں اور اینٹی کرسچن جمہوریت کی اسمبلیوں کے ممبران کے پاس کردہ غاصب قوانین کے سجدے کروائے۔جنرل پرویز مشرف صاحب بھی اسی دلدل کا شکار ہو چکے ہیں۔لیکن انکو کیسے سمجھایا جائے کہ بات اعلیٰ قابلیت، حاکمیت کی طاقت، سنجیدگی یا اہلیت کی نہیں وہ تو دین سے آگاہی کی ہے۔ان کا واسطہ رائج الوقت اینٹی کرسچن جمہوریت کے فاجر باطل غاصب منافق سیاستدانوں سے ہے۔جنہوں نے اہل وطن کے سولہ کروڑ فرزندان کا جرنیلوں کے زیر سایہ دین و دنیا کو ایک رہزن کی طرح لوٹ لیا ہے۔وہ ملک کی دولت، وسائل، خزانہ اور تجارت پر اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام کے تحت قابض ہو چکے ہیں۔اس طرح وہ اسلامی ضابطہ حیات اور اسکی تعلیمات پر اینٹی کرسچن جمہوریت کا ضابطہ حیات اور اسکی تعلیمات کی سرکاری بالادستی مسلم امہ پر مسلط کرتے چلے آرہے ہیں، جو مسلم امہ کے جسد کو ایک کینسر کی طرح ختم کئے جا رہی ہے۔یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ پوری امت ذکر رب جلیل میں مصروف ہو اور درود نبی کریم ﷺ پر بھیجے۔عملی طور پر عبادت کرسچن جمہوریت کے نظام اور اسکے اسمبلی کے بدقماش ممبران اور دین کے منافق باطل حکمرانوں کے تیار کردہ قوانین کی کرے، پوری ملت منافقت کے عذاب میں مبتلا کر دی گئی ہے۔یہ سیاسی شاطر پہلے بھی افواج اور عوام کو مشرقی پاکستان میں آمنا سامنا کروا کر اس کی تذلیل کروا چکے ہیں، اب پھر اسی ڈگر پر چل رہے ہیں، اب فوجی سربراہ کو بلوچستان کی چتا میں دھکیل دیا ہے۔۱۲ مئی ۲۰۰۷ کو ایم کیو ایم نے چیف جسٹس کے جلوس کو روکنے کیلئے کراچی میں لاشوں کا ڈھیر لگا دیا۔شمالی علاقہ جات میں دہشت گردوں کے نام پر فوج کے ہاتھوں عوام کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ایک خود ساختہ بین الاقوامی سازش کے تحت کسی شخص یا جماعت کو دہشت گرد قرار دینا، انکی خاطر پوری بستی کو تباہ کر دینا کہاں تک مناسب ہے۔دینی جماعتوں کو کرش کرنے کیلئے لال مسجد کے اندر فوج کے ہاتھوں ہزاروں معصوم، بیگناہ طالبعلموں اور طالبات کا بری طرح قتال کروا کر رکھ دیا ہے۔افواج پاکستان کے خلاف نفرت اور نفاق کی آگ بھڑکا دی گئی ہے۔جرنیل صاحب آپ نے ق لیگ کیساتھ الحاق کر کے تمام سیاسی جماعتوں کا اعتماد کھو دیا ہے۔بلوچستان، کراچی، شمالی علاقہ جات اور لال مسجد اور دینی مدرسہ حفصہ کے ہزاروں طالبعلموں کا قتال کر کے فوج کی عظمت وعزت خاک میں ملا دی ہے۔عوام اور فوج کو خانہ جنگی کے طرف دھکیلتے جا رہے ہو۔خدارا اصل حقائق اور ملت کے مزاج کو سمجھو اپنی جان چھڑاؤ، حکومت سے جان چھڑاؤ!۔اس ظلم سے باز آؤ!۔

۱۱۔ان حکمرانوں پر احسان اور شفقت یہی ہے۔کہ ان کا ظلم والا ہاتھ روک لیا جائے۔انہیں اس نظام اور سسٹم اور اینٹی کرسچن جمہوریت کے عذاب سے نجات دلوانے کا راستہ بتا دیا جائے، ان کو بھی خیرالامت کے سائے تلے لانے کی سعی کی جائے۔دین سے بھٹکتے ہوئے فوجی رہنماؤں کو صراط مستقیم دکھایا جائے، دین کی طرف بلانا، دین کی اہمیت بتانا، دین کا نفاذ کرنا فوج کے شعبہ اور پیشہ اور منظم ادارے کی اہم ذمہ داری ہے۔ورنہ یہ کرسچن جمہوریت کے رہنماؤں کا کینسر ملت کے جسد اور فوج کے انمول ادارے کو نیست و نابود کر دیگا۔یہ استحصالی جمہوری نظام اور یہ آمر طبقہ اور اسکے حکمران فوج کی چھتری تلے ملک میں اس قدر منظم اور موثر ہیں۔کہ پولیس کا سربراہ ہو، یا سپریم کورٹ کا چیف جسٹس، جو ان کے حسب منشا کام نہ کرے۔ان کو فارغ کر دینا یا کھڈے لائن لگا دینا یا کسی کیس میں ملوث کر دینا مغربی جمہوریت کے نظام کے اور مارشل لا کے کسی بھی حکمران کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ان سرکاری سربراہوں کا یہ حال ہے تو چھوٹے سرکاری ملازمین کی کیا مجال، چاہے وہ انتظامیہ میں ہوں یا عدلیہ میں اور ان کے کسی کام میں رکاوٹ بن سکیں۔

ان مجبوریوں کی بناپر انتظامیہ اور عدلیہ تو ان کے اشارے پر ناچتی ہے۔ان کے معاشی اور معاشرتی جرائم کو تحفظ کے فرائض سرانجام دینے پر مجبور ہوتی ہیں۔

۱۴۔انگریز کے مفتوحہ ملک پاکستان کی محکوم عوام کو انگریز سے تو آزادی مل گئی لیکن یہ ملک وملت انگریز اپنے ہی پالتو جاگیرداروں، سرمایہ داروں کی سپرداری میں دے گئے۔وہ ملک کے سیاہ سفید کے مالک بن گئے، جس سے انگریز کے تیار کردہ اینٹی کرپشن جمہوریت کے نظامِ سیاست کے سیاستدانوں، حکمرانوں کی حکومتی بالادستی اور اجارہ داری قائم اور مضبوط ہوتی گئی، انکے تیار کرنے والے اعلیٰ سرکاری عہدیدار، افسر شاہی، منصف شاہی، نوکر شاہی کے طبقاتی نظام اور طبقاتی تعلیمی اداروں اور اینٹی کرپشن جمہوریت کے ضابطہ حیات کا تعلیمی نصاب جوں کا توں پاکستان میں بسنے والی مسلم امہ پر مسلط رکھا گیا، جسکی وجہ سے یہ امت دینِ محمدی ﷺ کی تعلیم وتربیت اور ضابطہ حیات اور نظریات سے متواتر ومسلسل محروم ہوتی گئی، جسکی خاطر یہ ملک معرض وجود میں آیا تھا۔پاکستان کی اسمبلیوں کے ممبران کو پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات، انکے نظریات، انکے ضابطہ حیات کو مسخ کرنے، روندنے اور ختم کرنے کا کلی اختیار حاصل ہوتا گیا۔انگریز کے انتظامیہ، عدلیہ اور تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کو چلانے والی مشینری اور انکو تیار کرنیوالے تعلیمی ادارے ویسے ہی جاری رہے۔مغربی دانشوروں کی تیار کی ہوئی کرپشن جمہوریت ملک وملت پر مسلط ہوتی گئی، وہ دین کے خلاف قانون سازی کرتے رہے۔انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی الہامی تعلیمات، ضابطہ حیات، نظریات اور تہذیب کو کچلنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

یہ کیسی اینٹی کرپشن جمہوریت کے حکمرانوں کی انتظامیہ ہے جہاں جھوٹی ایف آئی آر درج ہوتی رہتی ہیں، جہاں قاتل باہر اور بیگناہ پھانسی کے پھندے سے لٹکتے رہتے ہیں۔جہاں تھانوں میں سیاسی، حکومتی وڈیروں کی سفارشوں اور رشوتوں سے جھوٹے پرچے درج ہوتے ہیں۔ جہاں اینٹی کرپشن جمہوریت کے قانونی عقل ودانش کے شاطر وکلا صاحبان دین کے خلاف کیس کو جیتنے کیلئے جھوٹے واقعات، جھوٹی تحریری اور زبانی قسمیں ججوں اور منصفوں کے سامنے کیس کو جیتنے کیلئے دلواتے رہتے ہیں۔

جہاں اعلیٰ اہلیت کا وکیل اور کم اہلیت کا وکیل پیش ہوں یعنی جہاں ایس ایم ظفر جیسا وکیل ہو، وہاں دوسرے کمزور وکیل کا کیا مقابلہ۔کیس اعلیٰ فیس وصول کرنے والا اعلیٰ اہلیت کا وکیل ہی جیت سکتا ہے۔اعلیٰ وکلا اینٹی کرپشن جمہوریت کے قوانین کو بدلتے رہتے ہیں، ہر ماہ نئی پی ایل ڈی، نئے قوانین، نئی ترامیم شائع ہوتی رہتی ہیں۔

جہاں عدالتیں پچاس سے لیکر ایک سو پچاس تک کیسوں کی لسٹیں روزانہ سماعت کیلئے دیواروں پر پیوست کرتی ہوں، ان میں سے صرف چند کی سماعت ہوتی ہو اور بقایا لوگ صبح سے شام تک اس عدالت کے دروازے پر کھڑے ہوکر اپنے کیسوں کیلئے سرکاری ہلکارے کی آواز سننے اور نئی تاریخ حاصل کرنے کیلئے کھڑے ہونے کا عذاب برداشت کرتے رہیں اور یہ عمل سالوں پر محیط ہو۔عدالتوں سے نئی تاریخ لینے کا کیا طریقہ کار ہے۔لمبی تاریخ اور چھوٹی تاریخ حسب خواہش کیسے لی جاتی ہے کوئی ملک میں ایسا منصف ہے جو اس کی اصل حقیقت سے آشنا نہیں!۔ملک میں انصاف کیسے حاصل کیا جاتا ہے، اعلیٰ اہلیت کا وکیل، اعلیٰ سفارش کا انتظام، بڑی رشوت کے اسباب جس کے پاس موجود ہوں پاکستان میں انکے تمام کام سلیقے سے ہوتے جاتے ہیں۔عوام الناس کیلئے انصاف قسم کی اس دھرتی میں کوئی شے موجود نہیں۔

پٹوارخانے کی بات نہ کرو! اسی مارشل لا کے دور میں ایک پٹواری کو رشوت سے حاصل کی ہوئی کروڑوں، اربوں روپوں کی زمین وبینک بیلنسوں کے مجرم کو سزا ہوئی اور اسکی جائیداد ضبط ہوئی، اس پٹواری کے علاوہ باقی تمام ملک کے پٹواری اور ان سے منسلک تمام اعلیٰ سرکاری مشینری کے افسران ولی اللہ ثابت ہو چکے ہیں۔کسی پٹواری کے خلاف کوئی شکایت نہیں۔جبکہ ہر پٹواری اور اس سے متعلقہ افسران کی عملی زندگی اسی نظام کا حصہ ہے۔عوام کو اپنی زمین کی ملکیت کا فرد ہی ان پٹواریوں سے لینا ہو تو اس پر کیا گذر جاتی ہے اور اسکی زمین کی ملکیت کا فرد اگر کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعہ حاصل کیا جائے تو اسکا طریقہ کار کیا ہے اسکی بھی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس تمام نظام اور سسٹم کے وارث اینٹی کرپشن جمہوریت کے سیاستدان اور مارشل لا کے حکمران ہیں۔جب انکا کوئی زمینوں، جائیدادوں کا کام ہوتا ہے وہ تو حلقہ کے پٹواریوں کو پاس بلواتے اور ہر قسم کا جائز وناجائز کام کروانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ملک میں کوئی ایسا پٹواری نہیں جسکا اپنا ذاتی دفتر اور ملکیت کا فرد تیار کرنے کیلئے اپنے ذاتی ورکر نہ ہوں۔لینڈ مافیہ ہی علاقہ میں رقبہ اور اسکی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرد ملکیت کی رشوت کی فیس مقرر کرتا ہے۔تمام ریونیو افسران اسکے حصہ دار ہوتے ہیں۔اسکے علاوہ زمین مافیہ والے ہی اپنے حلقہ کے پٹواری کے تمام اخراجات برداشت کرتے ہیں۔یہ تمام کرپشن کار سرکار کا حصہ بن چکی ہے۔عوام اپنی ملکیتوں کے فرد حاصل کرنے کیلئے کن کن اذیتوں سے دوچار ہیں وہ کسی سے چھپا نہیں۔ان میں سے بیشتر کروڑپتی ہیں۔بڑے بڑے ٹاؤن بنانے والے اور انکی سوسائٹیوں اور ملک میں پھیلے ہوئے زمین مافیہ کے مالکان کا ذکر نہ کرو!۔اس لینڈ مافیہ کا نام نہ لو!

ان میں کون کون شامل ہیں اور انکے کون کون حصے دار ہیں ان پردہ نشینوں کا بھی نام نہ لو! ان زمینوں کو غریب مالکان سے اونے پونے داموں حاصل کرنے کیلئے سرکاری طور پر کونسے کالے قوانین مرتب کیے جاتے ہیں انکا بھی نام لینا مناسب نہیں! خبردار ان مجرموں کا نام بھی نہ لینا جو اس لینڈ مافیہ کے چند رہزنوں اور انکے ساتھ منسلک محکموں کے کرپٹ مافیہ کی سرپرستی کرتے ہیں۔ایسے حکمرانوں کے پاس ملک کا بیشتر سرمایہ اور قیمتی ملکیتیں موجود ہیں، یہ حسب ضرورت من مرضی کی پالیسیاں بناتے اور ملک میں لوٹ کھسوٹ جاری رکھے ہوئے ہیں۔انکو کوئی پوچھ نہیں سکتا۔گورنمنٹ کی زمینوں کی لیز بھی حاصل کرنا اسی مافیہ کا نصیب ہے، ریلوے کی زمین ہو یا اوقاف کی، کسی محکمہ کی ملکیت ہو یا گورنمنٹ کے کسی

ادارے کی، جب بھی کسی سیاسی بھڑ یئے کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ انکا نصیب بن جاتا ہے۔ بڑے بڑے بحریا ؤنوں میں انکی حصہ داریاں۔ اندرونی بیرونی تجارت کا بھی نہ پوچھو! مین پاور باہر بھیجتی ہو، کپاس کی گانٹھیں باہر بھیجتی ہوں، چاول باہر بھیجنا ہو، گوشت باہر بھیجنا ہو، چینی باہر سے منگوانی ہو، یہ تاجر بھی ہیں اور حکمران بھی، تجارت انکی لونڈی اور حکومت انکی داشتہ، جیسے اور جس طرح اور جس وقت انکا جی چاہے اپنے لئے منفعت بخش بنالیں، گوشت جب جی چاہے باہر بھیج کر ملک میں نایاب بنادیں۔ ریٹ ستر روپے سے دوسو پچاس روپے کردیں۔ عوام چیخ و پکار کرتے رہیں انکی کوئی شنید نہیں۔ اس حکمران ٹولہ کے یہ چند کرندے زرمبادلہ کی شکل میں ایک سواسی روپے فی کلو پندرہ کروڑ عوام سے زیادہ کماتے رہیں یہاں غاصبوں کا حق ہے۔ لاقانونیت انکا قانون بنتا چلا جاتا ہے۔ عوام میں کوئی انکا تدارک نہیں کرسکتا۔ جب انکا جی چاہے گندم اور آٹا کا بحران پیدا کردیں، جب انکا جی چاہے چینی مارکیٹ سے غائب کروادیں۔ جب انکا جی چاہے وہ ہر قسم کی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کرنے کیلئے مانگ اور سپلائی کا توازن بگاڑ دیں۔ وہ لوہے کی ۱۸ ہزار فی ٹن کی قیمت کو پچاس ہزار فی ٹن کردیں۔ وہ جب چاہیں ۱۵۰ روپے سیمنٹ کی بوری کی قیمت ۳۵۰ روپے کردیں۔ جب عوام چیخ مارنا شروع کردیتی ہے تو مالکان کچھ ریٹ کم کرکے عوام کا دھیان پلٹ دیتے ہیں۔ وہ اکثر و بیشتر عوام کو موت دکھا کر بخار پر راضی کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن اب اینٹی کرپٹن جمہوریت کے نظام حکومت کا وقت گذر چکا ہے۔ بڑی دیر ہوچکی ہے اب اس باطل نظام اور اسکے غاصب حکمرانوں کو انکی موت نے آن دبوچا ہے۔ یہ دھرتی انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، معماروں، ملکینکوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کو چلانے والے عوام پر مشتمل مسلم امہ کے فرزندان کی ہے۔ مختلف شعبوں سے منسلک افراد یعنی جو بھٹہ میں اینٹیں تیار کرتے ہیں، کانوں سے لوہا

نکالتے، کارخانوں میں آگ کی تپش سے پگھلاتے اور ضرورت کے مطابق ڈھالتے چلے آرہے ہیں۔ کان کن پہاڑوں کے پتھر کو کاٹتے، بجری بناتے، کارخانوں میں پیستے اور کیمیکل سے گذارتے اور سیمنٹ تیار کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہی مزدور طبقہ فیکٹریوں سے سٹاک اٹھاتے منزل مقصود تک پہنچاتے، گھر، گھروندے، اعلیٰ بلڈنگیں، شاہی محل تیار کرتے، یہ سڑکیں، یہ ائیرپورٹس، یہ تمام تعمیرات، یہ تمام عالیشان بلڈنگیں، یہ تمام رائیونڈ ہاؤسز، یہ تمام سرے محل، یہ تمام شاہی پیلسز، یہ تمام کلبیں، یہ تمام اعلیٰ ہوٹلز، یہ پریذیڈنٹ ہاؤس، یہ وزیر اعظم ہاؤس، یہ وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، یہ گورنر ہاؤسز، یہ کشمیر، پنجاب، بلوچستان، سرحد اور سندھ ہاؤسز، ملک کے تمام ریسٹ ہاؤسز، ملک کے تمام کنونشن ہالز غرضیکہ گھروندے سے لیکر گھر تک، گھروں سے لیکر شیش محلوں تک، ملک کی تمام تعمیرات کے سنگ وخشت کے معجزات انہی کے خون جگر سے سینچے ہوئے ہیں۔ یہ تمام بزم رونق کا ساز وسامان انکے دل وجان کے حسن وجمال کی عکاسی کے بیل بوٹے اور جلوے ہیں۔ یہ ملک کھیتی باڑی کرنے والے مسلم امہ کے ستر فیصد کسانوں کا ہے۔ جو ہر قسم کی خوراک، گندم، مکئی، چاول، دالیں، ہر قسم کے لباس کیلئے روئی اور اون، ہر قسم کے پھل، ہر قسم کے میوہ جات، ہر قسم کا خام مال، چھوٹے بڑے جانوروں کا ہر قسم کا گوشت، تمام ملک میں دودھ کی نہریں جاری، انسانی زندگی کی ہر قسم کی بنیادی ضروریات مہیا کرنے والا انتھک، محنتی، جفاکش، ایماندار، پاکیزہ فطرت، سادگی کا پیکر، خدمت خلق کا خاموش ورکر، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش، حسن کردار کا منور آفتاب، فطرت کا خوبصورت اور خوب سیرت شاہکار جو اہل وطن کیلئے ضروریات حیات پیدا کرتا اور مہیا کرتا چلا آرہا ہے۔

پاکستان سولہ کروڑ مسلم امہ کا ملک ہے۔ یہ ملک دین کے نام پر انگنت قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا تاکہ دین محمدی ﷺ کے نظریات، تعلیمات، ضابطہ حیات کی روشنی میں مسلم امہ کی نسلیں اس کائنات میں ایسا تشخص پیش کریں جس میں اخوت ومحبت، ادب وخدمت، ایثار وثار، سادگی وشرافت، حسن خلق، صبر وتحمل، امانت ودیانت عجز وانکساری، اعتدال و مساوات، مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنے کا سلیقہ، ادب انسانیت، خدمت انسانیت کی عبادت سے سرشار، اعتدال ومساوات کے روشن کردار، فطرت کے اصولوں کے نگہبان، عدل و انصاف کی روشن ومنور قندیلوں جیسی حسین وجمیل خوبیوں کی خوشبوؤں سے مالا مال انسانی پیکر تیار ہوں گے، ایک عطار کی طرح گذرگاہ حیات میں جہاں سے گذریں گے نیکی، بھلائی اور خیر کی خوشبوئیں پھیلاتے جائیں۔ ان کا وجود اس جہان رنگ وبو میں باد نسیم اور باد شمیم کیطرح رحمتوں کی لطافتوں کی ہوائیں بن کر پھیلتے ہیں۔ ملک کے کرپٹن جمہوریت کے تیار کردہ سرکاری طبقاتی نظام حیات میں کسان مزدور محنت کشوں کی اولادیں، ہنرمند معمار، چپڑاسی چوکیدار، مالی، بھنگی، گن مین، ڈرائیور، کک، بہرہ، پولیس میں سپاہی، افواج پاکستان میں بیٹ مین، سپاہی، کلرک اور اسی طرح کا نیچ ذات کا شودر طبقہ، غلام طبقہ، محکوم طبقہ جب بھی ان جان نثاروں کو جہاں کہیں پکارا، انہوں نے ہمیشہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ کشمیر ہو یا بنگلہ دیش، کرگل کی برفانی پہاڑیاں ہوں یا چونڈہ کا محاذ، دشمن کے چھ سو ٹینکوں کا سامنا ہو تو نوسو نوجوان بارود باندھ کر ٹینکوں کے نیچے لیٹنے اور انکو خاکستر کرنے کیلئے تیار، لیکن بدقسمتی سے اینٹی کرپٹن جمہوریت کے دانش کدہ کے لینڈ لارڈ سکالروں، دانشور سرمایہ داروں، نے بھی جو کام، جو محنت، جو جان نثاری، جو ہنرمندی جو فریضہ اس ملک کے لئے سرانجام دیا ہے اسکا ذکر تو کریں۔ انکا اعمال نامہ انکے ہاتھ میں ہے۔ پاکستانی سیاستدانوں اور حکمرانوں نے مسلم امہ اور اسکی آنیوالی نسلوں کے ساتھ ایک بھیانک اور عبرتناک اینٹی کرپٹن جمہوریت کا حکومتی کھیل جاری کررکھا ہے، جو مسلم امہ اور دین محمدی ﷺ کے ضابطہ حیات کے خلاف ایک کھلا دھوکہ اور ایک بدترین فراڈ ہے جس کے ذریعے انکا دین و دنیا چھینے جارہے ہیں۔ انہوں نے اہل وطن کا معاشی اور معاشرتی قتال جاری کررکھا ہے۔ ایک وحشی کی طرح مسلم امہ کا آسمانی نظریہ حیات، انکی الہامی اور روحانی تعلیمات، انکا فطرتی اصولوں پر مشتمل ضابطہ حیات، انکی درس وتدریس کی درسگاہیں، انکا تعلیمی نصاب، انکا معاشی نظام، انکا معاشرتی نظام، انکا ازدواجی زندگی کا نظام، انکے معاشی اور معاشرتی بنیادی حقوق ایک رہزن کی طرح چھینتے جارہے ہیں۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو کرپٹن جمہوریت کے اسمبلیوں کے سیاسی ممبران پر مشتمل دانشوروں کا تیار کیا ہوا

نظریہ حیات انکی تعلیمات انکا ضابطہ حیات انکا معاشی اور معاشرتی نظام حیات، انکا طبقاتی طریقہ کار، انکا اجتماعی ظلم وجبر، انکا معاشی ومعاشرتی طریقہ قتال انکا تصرفانہ طرز حیات کا نظام، انکا ملکی مال ودولت وسائل اورخزانہ کی امانتوں کولوٹنے کا حکومتی طبقاتی طریقہ کار، انکا دین محمدی ﷺ کی چادر اور چاردیواری کی شرم وحیا جیسی مردوزن کی دینی دیوار کو مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت اورمخلوط معاشرہ کے ذریعہ اس الہامی نظام کوتوڑنے، روندنے کا گھناؤنا عمل جاری ہے، کرسچن جمہوریت کے نظریات کی روشنی میں اس دیوار کوتوڑ کر، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اورزناکاری کا گھناؤنا کھیل سرکاری طور پر ملک میں نافذ کردیا ہے۔ ان سے قبل انگریز نے پہلے شہروں اوربستیوں سے الگ تھلگ مردوزن کوآزادی سے ملنے، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اورزناکاری کیلئے ریڈ لائیٹ ایریا بنائے ہوئے تھے۔ وہ تو رات گیارہ بجے کے بعد بند کردیے جاتے تھے، لیکن مسلم امہ کے ان سیاستدانوں نے تو کمال کردی ہے۔ انہوں نے تو مخلوط معاشرے کا قانون نافذ العمل کرکے تمام ملک کو ریڈ لائیٹ ایریا بنا کر مغربی ممالک کی طرز کا pr0stitute یعنی چکلہ بنا کررکھ دیا ہے۔ کرسچن جمہوریت کے نظام اوراسکے حکمرانوں نے اہل وطن سے ان کا شرم وحیا کا پاکیزہ ماحول اوردینی نظام چھین لیا ہے، فکرانسانی یہ کبھی قبول نہیں کریگی کہ مسلم امہ کو دینی ضابطہ حیات اسکی تعلیمات، اسکی طرز حیات، اسکی کردار سازی، اسکے تشخص کو سینچے بغیر اوراسلامی ماحول مہیا کیے بغیر اس پر حدود آرڈیننس کا نفاذ مسلط کرکے انکو اسلام کی سزائیں دی جائیں، انکا مخلوط طبقاتی تعلیمی نظام، حکمرانی کا سسٹم، افسرشاہی، منصف شاہی، نوکرشاہی، آقا اورغلام، حاکم اورمحکوم، افسر اور چپڑاسی، برہمن اورشودر کے بدترین اندوہناک نظام سے دوچار کررکھا ہے۔ دنیا اس وقت کرسچن جمہوریت کا دانشکدہ یعنی آتش کدہ بن چکا ہے۔ اس دانش کدہ کے دانشور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی الہامی روحانی تعلیمات کو روندکر انکے کلچر، انکی تیار کی ہوئی تہذیب کو نیست نابود کیے جارہے ہیں۔ دنیا میں مذاہب پرست امتوں میں یہ نمرودی، فرعونی، یزیدی ٹولہ ایک منافق کی حیثیت میں داخل ہوچکا ہے۔ دنیا عالم میں پاکستان پہلا ملک ہے جو اس مغربی اینٹی کرسچن جمہوریت کے نظام اوراسکے دانشوروں کے خلاف آواز اٹھا رہا ہے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے یہ دانشور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی تعلیمات، انکے اخلاقیات، انکے کردار، انکے شرم وحیا اور ازدواجی زندگی کے الہامی نظام اورانکے تہذیب وتمدن کو روندتے جارہے ہیں۔ یہ نظام حکومت اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاستدانوں حکمرانوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ جس سے وہ حکومت قائم رکھنے کیلئے اپنے مخالفین پر بھینسوں کے پرچے درج کرواسکیں، قتل میں ملوث کرواسکیں، اپنے مخالفین کے ساتھ جیلوں میں بدکاری کرواسکیں، اپنے مخالفین کا قتال کرواسکیں، غریب غربے کی بیٹیوں کو اٹھواسکیں، انکی اونے پونے داموں جائیدادیں چھین سکیں، ملک میں ہرقسم کا ظلم اورجبر مسلط کرسکیں، تمام جماعتوں کے غدار، باغی، مجرم مل کر ایک نئی غداروں اورمجرموں کی جماعت بنا کر ایک بہت بڑی تعداد میں مشاورتیں، وزارتیں اورتمام حکومتی عہدے آپس میں تقسیم کرلیں، ملک کے تمام وسائل، دولت، خزانہ اورہرقسم کے کاروبار پر قابض ہو بیٹھیں۔ انکے شاہی اخراجات عوام برداشت کریں۔ انکی، انکی جمہوریت کی سیاست اورانکی اسمبلیوں کے ممبران کے کردار کی بدترین مختلف بھیانک تصویریں ہیں۔ ان حقائق کو نہ یہ جھٹلا سکتے ہیں اور نہ ہی انکا کوئی سیاسی ورکر جھٹلا سکتا ہے۔ پاکستان میں اینٹی کرسچن جمہوریت کی سرکاری سرفرازی اوربالادستی ملک پر مسلط ہے۔ انگریز کے مفتوحہ ملک اورمحکوم عوام پر انگریزوں کے پروردہ حکمرانوں کی مکمل اجارہ داری قائم ہے۔ اندرون ملک تمام پالیسیاں اورقانون انکے، لوٹ مار جیسے غاصب سسٹم انکے، انکے تحفظ کے تمام قوانین انکے، اندرونی اوربیرونی ممالک کی تجارت پر گرفت انکی، غریب ومفلس عوام کی بیٹیوں کو بطور ملازم یعنی ایک داشتہ کی حیثیت سے ملازمت مہیا کرنا، مخلوط نظام قائم کرنا، ہارس ٹریڈنگ سے لوٹ مار مچانا، ہر بدعملی، بداعمالی، بدقماشی، معاشی اورمعاشرتی ظالمانہ ملکی قانون اورجرائم کی دنیا پر قبضہ انکا، ان کا ہرعمل، ہرکام حکم خداوندی کے خلاف، لیکن کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ ان تمام معاشی اورمعاشرتی جرائم کو جمہوریت کے نظام حکومت کی بالادستی کے ذریعے مسلم امہ پر مسلط کررکھے ہیں۔ اس ظالمانہ نظام اورانکے مسلط کیے ہوئے جبر کو پاش پاش کرنا ایک دینی فرض ہے۔

۱۳۔ اسمبلی کے دروازے پر کلمہ شریف اوراسمبلی ہال میں اسلام کے باغیوں، جابروں، ظالموں، فاسقوں، فاجروں، ڈاکوؤں، لٹیروں، دہشتگردوں، نوابوں، سرداروں، جاگیرداروں، خان بہادروں، سمگلروں، سرمایہ داروں پر مشتمل سیاسی جماعتوں۔ اسلامی دینی جماعتوں کے دین کش علما اورمشائخ کرام کا ہجوم۔ جن کا ماٹو اقتدار کو حاصل کرنے اوراسکو قائم رکھنے کے لئے حکومت وقت اوراپوزیشن ممبران کو توڑنے جوڑنے کا عمل جاری رکھنا ہوتا ہے، ہارس ٹریڈنگ کا جرم انکا جمہوری ورثہ ہے حکومت کو قائم رکھنے کیلئے ہرقسم کی مراعات اوروزارتوں کی پیشکش اورلاکھوں، اربوں کی بولیاں ان کا روزمرہ کا عمل بن چکا ہے، ملک میں ذکوٰۃ کے فنڈ، ملکی خزانہ اوروسائل ہضم جوان کے اقتدار کی جنگ میں آپس میں تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔ جب حکومتیں کمزور پڑتی ہیں تو وزرا کی تعداد اورانکے عملہ کی تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔ ملکی خزانہ لٹا دیا جاتا ہے۔ آئی ایم ایف کے تمام قرضے بھی انہوں نے اسی طرح چاٹ لئے ہیں۔ ان سیاستدانوں، حکمرانوں کا نادرشاہی ظالمانہ طرز حیات کیوں! ۔ یہ تمام مال ومتاع، یہ تمام ملکیتیں جو ان کے پاس ہیں وہ سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کی ہیں۔ یہ سب ملت کے مجرم ہیں۔! انکی تمام جائیدادیں ضبط کرنا، انکی شاہانہ زندگی کا غاصب رائج الوقت جمہوریت کا نظام ختم کرنا اہل وطن کی ذمہ داری ہے۔

۱۴۔ سولہ کروڑ عوام کو بلوں، ٹیکسوں اورمہنگائی میں جکڑ کر ان کو نیم جان بنا کر مفلوج کررکھا ہے۔ ان سربراہان، انکے وزیروں مشیروں، انکے سرکاری اعلیٰ عہدیداروں، انکی افسرشاہی اورمنصف شاہی کے تفاوتی، طبقاتی، تصرفانہ اخراجات اس قدر وافر، ناجائز اورشاہانہ طرز حیات پر مشتمل ہیں۔ کہ جن کی مثال اسلامی تاریخ میں نایاب ہے۔ ان کے ہرقسم کے سکینڈل ایک دوسرے کو مات دیتے ہیں۔ جمہوریت کے اس کرپٹ رائج الوقت نظام کے داعی اورخالق ہرقسم کی بدقماشی، بدکرداری کے ولن بن کر مسلم امہ پر مسلط ہوچکے ہیں۔

اسلام کا نفاذ ان کے لئے صرف نا قابل عمل ہی نہیں۔ بلکہ زہر قاتل ہے، وہ کیسے اس کو قبول کریں۔ انکے سکینڈلوں کا حساب نہ پوچھو۔ یہ تو ہر جرم کے بعد پارسا بن کر باپ بیٹے حکومتوں میں داخل خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اے اہل وطن ان کے سکینڈلوں کی طرف تو ذرا دیکھ لو۔ سربراہ سکینڈل، رضی فارم سکینڈل ہیلی کاپٹر سکینڈل پر ہیز گار سکینڈل سرے محل سکینڈل، رائے ونڈ ہاؤ سکینڈل، شاہی پیلس سکینڈل سٹیل ملیں سکینڈل، مردانہ سکینڈل نسوانی سکینڈل، وزیروں کے سکینڈل مشیروں کے سکینڈل کمیشنوں کے سکینڈل بے حساب سکینڈل بیرون ملک سکینڈل اندرون ملک سکینڈل، رشوتوں کے سکینڈل، کمیشنوں کے سکینڈل، ملکی ملکیتوں کے فروخت کرنے کے سکینڈل، سونے کے سکینڈل، ہیروئن کے سکینڈل، سمگلنگ کے سکینڈل، ڈالروں کے سکینڈل۔ قتل لیاقت سکینڈل قتل ضیاء سکینڈل، قتل مرتضی سکینڈل قتل بگٹی سکینڈل، زرداری سکینڈل، ہر قسم کے سکینڈل، ان کے محلوں کے سکینڈل۔ ان کی زمینوں کے سکینڈل، ملیں سکینڈل، کارخانے سکینڈل، بنکوں کے سکینڈل عدالتوں کے سکینڈل، نظاموں کے سکینڈل، جاگیرداروں کے سکینڈل، بی بی سکینڈل، میاں سکینڈل، شاہ جی سکینڈل، گروسکینڈل، چیلے سکینڈل، احتساب سکینڈل، طوالت سکینڈل، سزا سکینڈل، جیل سکینڈل، سیاسی سکینڈل، دینی سکینڈل، مجرموں کی سزاؤں کو معاف کرنے کے سکینڈل، اربوں ڈالرز کے معافی کے سکینڈل۔ یہ جمہوریت کے بھیڑیئے ہیں ہے کوئی انکا احتساب کرنے والا!۔

۱۵۔ اے مرد حق!، اے رہبر ملت!، اے میر کارواں! یہ سکینڈل تجھے اور تیرے رفقا کو اپنے، ملک کے جرائم کی داستاں سنائے جا رہے ہیں۔ انکی طرف بھی رجوع فرمائیں۔ یہ ملت کے جسد پر ناسور ہیں انکا بھی کوئی علاج کی جئے۔ یہ سیاسی معاشی دجال ہیں ان سے مسلم امہ کے سولہ کروڑ فرزندان کو نجات دلا دیجئے۔ یہ ملکی خزانہ اپنے محلوں میں چنوائے جا رہے ہیں ان کا ہاتھ بھی ذرا روک دی جئے۔ انکی شاہانہ تصرفانہ حیات پر بھی ایک نگاہ ڈال دی جئے۔ مسلم امہ کا دین و دنیا لوٹنے والوں کا بھی کوئی علاج تو کر دیجئے۔ اعتدال و مساوات کو کچلنے والوں کا کوئی تدارک تو کیجئے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں اور مخلوط تعلیمی نظام کا رخ تو دین محمدی ﷺ کی طرف تو موڑ دیجئے۔ ملت کو اسکی بینائی، اسکے کان، اسکی سماعت، اسکا شعور تو واپس دلا دیجئے۔ ملت کو اسکی قومی زبان اردو تو بحال فرما دیجئے۔ ملت کو ان کرسچن جمہوریت کے آمروں سے تو نجات دلا دیجئے۔ اینٹی کرسچن جمہوریت کے ظلمت کدے سے نکلنے کا دینی راستہ تو کھول دیجئے۔ مسلمانوں کے سولہ کروڑ فرزندان کو انکا دین اور دین کی روشنی میں معاشیات کا نظام تو واپس کروا دیجئے، ملک میں معاشی عدل تو قائم کر دیجئے، انکو مخلوط تعلیمی نظام کی تباہی سے تو بچا لیجئے، خدارا ملت کے ازدواجی رشتہ کے مذہبی کلچر کو تو بچا لے جئے، مسلم امہ کی نسلوں سے ماں کی ممتا اور باپ کی شفقت کی فطرتی دولت تو نہ چھین دی جئے۔ اے قادر مطلق تو مسلم امہ کے سولہ کروڑ فرزندان کو دینی عمارت کے تحفظ کی صلاحیت اور راہ ہدائت عطا فرما۔ انکو توفیق عطا فرما۔ تو بھولے بھٹکوں کی رہنمائی فرما۔ رحم فرما، کرم فرما۔ تو دین محمدی ﷺ کی نگہبانی اور نگرانی میں ملت کا تشخص تیار کرنے کا فریضہ ادا کرنے کی ہمت عطا فرما۔ امین

فقیر بے نوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا جی عنائیت اللہ

OQASA